بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۲

خطبہ نمبر ۲

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۷ صلح ۱۳۴۷ ہش ۲۶ شوال ۱۳۸۷ھ ۲۷ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۷

76

اخبارِ احمدیّہ

○ ربوہ ۲۶ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب دل کے عارضہ سے شدید بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے مقرّب بندوں کو اِس دنیا میں بھی ایک جنّت عطا کی جاتی ہے

دعاؤں، تدابیر، اعمالِ صالحہ اور عاجزی اور تذلّل کے ذریعہ سے اِس جنّت کو حاصل کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء بر موقعہ جلسہ سالانہ

مرتبہ: مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۔ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۔ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۔ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۔ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۔

پھر فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی کتب میں

اس مسئلہ کو بیان کیا ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں کو جنہیں وہ اپنی مغفرت کی چادر کے اندر ڈھانپ لیتا ہے دو جنتوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ ایک جنت اس دنیا میں ان کے لئے مقدر کی جاتی ہے اور ایک وہ جنت ہے جو اخروی زندگی میں انہیں ملے گی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں یہ آتا ہے۔ کہ جو شخص اس دنیا میں روحانی طور پر اندھا ہو اور بصیرت اسے حاصل نہ ہو۔ وہ اخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے قابل نہیں ہوگا۔ اور نہ اس کی رضا کی جنتوں میں وہ داخل کیا جائیگا۔

اِن آیات میں جو میں نے ابھی آپ دوستوں کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع مضمون بیان کیا ہے۔ اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ اِس دنیا کی جنت جو اُس دنیا کی جنت سے بہت مختلف ہے (اس میں شک نہیں ایک بڑا فرق تو یہ ہے کہ وہ جنت ایسی ہوگی جس میں سارے جنتی اکٹھے رہتے ہوں گے۔ اور دوزخیوں کا اس جنت میں کوئی دخل نہیں۔ لیکن اس دنیا میں جو جنت ہے) اس میں کافر اور مومن اس دنیا کے لحاظ سے اکٹھے رہتے نظر آتے ہیں۔ پس ہر شخص کی اپنی ایک جنت ہے۔ ایک ماحول ہے۔ یا جماعت کا ایک ماحول ہے۔ اس ماحول میں جنتیوں کی سی زندگی ایک احمدی گزارتا ہے۔ یا جنتیوں کی سی زندگی گزارنے کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اس جنت کی بہت سی علامات

ان آیات میں بتائی گئی ہیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

(۱) ایک تو یہ کہ امن میں اور سلامتی کے ساتھ وہ رہنے والے ہوں گے۔ جس کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے لئے کثرت سے سلامتی سے دعائیں کر رہے ہوں گے۔ اس کا ایک ظاہری طریق یہ بھی ہے۔ سنتِ نبوی کے مطابق۔ اور وہ یہ کہ جب بھی مسلمان مسلمان سے ملے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بلند آواز سے کہہ کے اس کے لئے سلامتی کی دعا مانگے۔ اس کی بھی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ بھی اپنی دعاؤں میں سب امتِ مسلمہ، سب جماعت احمدیہ کے لئے یہ دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن کی زندگی ہمیں بھی اور ہمارے بھائیوں کو بھی عطا کرے۔

(۲) دوسری علامت یا دوسری بات جس کا اس جنت سے تعلق ہے وہ یہ ہے کہ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ ان کے سینوں میں جو کینہ وغیرہ بھی ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس جنت میں ہم اسے نکال دیں گے۔ پس اگر دل کینہ اور بغض اور حسد سے پاک ہوں تو جنت ہے۔ اور اگر نہیں تو وہ جنت نہیں۔

(۳) اسی طرح تیسری بات یہاں یہ بتائی کہ وہ بھائی بھائی بن کر جنت میں رہیں گے اگر ہم احمدیت میں داخل ہونے کے باوجود یہ احساس نہیں رکھتے۔ کہ ہم بھائی بھائی ہیں۔ اور بھائیوں کی طرح ہم نے محبت سے زندگی گزارنی ہے۔ تو پھر جو شخص ایسا ہے اس کے لئے اس دنیا میں جنت نہیں بنی۔

(۴) ایک اور بات یہ ہے کہ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یعنی دنیوی ترقیات یا روحانی ترقیات کے نتیجہ میں وہ یہ کوشش نہیں کریں گے کہ ایک دوسرے کو نیچا دکھادیں گرانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ بلکہ وہ خوش ہوں گے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے رحمت کا رضا کا ایک تخت پیدا کیا ہے۔

(۵) ایک اور علامت یہاں یہ بتائی گئی ہے کہ انہیں کوئی تھکان نہیں ہوگی یعنی قربانی کے میدان میں وہ جتنی قربانیاں دیتے چلے جائیں گے وہ کوئی تھکان محسوس نہیں کریں گے۔ بلکہ لذت اور سرور محسوس کریں گے۔ جو شخص سلسلہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانی نہیں دیتا۔ یا قربانی دیتا ہے۔ لیکن تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ اسے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ابھی اس کے لئے اس دنیا میں جنت مقدر نہیں ہوئی۔

(۶) اور **آخری علامت یہ بتائی**

کہ وَمَا ھُمْ مِّنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ۔ وہ اس میں سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے یعنی اس فردِ واحد اس فردِ بشر کے لئے لیلۃ القدر کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کردے گا کہ اس شخص کو میں نے اپنے ابدی قرب اور ابدی رضا کے لئے چن لیا ہے۔ اور جس شخص کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ شیطان کا کوئی حملہ اس پر کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ایسے لوگوں کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور شیطان کا ہر وار ناکام کر دیتا ہے۔

یعنی جس پر شیطان کامیاب وار کرے اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالے اور وہ دل وسوسہ سے متاثر ہو جائے اور امتحان میں پڑ جائے۔ اسی طرح وہ شخص جسے خدا اور اس کے رسول کی خاطر قربانیاں دینے میں تھکاوٹ محسوس ہو۔ اسی طرح وہ شخص جو دوسرے بھائی پر جو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہو رہی ہوں (دنیوی یا دینی) انہیں دیکھ کے جلنے لگے اور حسد اختیار کرے۔ اور اس کی یہ کیفیت نہ ہو کہ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ۔ اسی طرح وہ شخص جو

اخوت کا انتہائی جذبہ

اپنے بھائیوں کے لئے اپنے دل میں نہیں پاتا۔ اسی طرح وہ شخص جس کے دل میں دوسروں کے لئے کینہ پایا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنے بھائیوں کے لئے سلامتی اور امن کی دعائیں نہیں کرتا۔ وہ خطرے میں ہے۔ اسے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ ابھی تک اندھا ہے اور اسے روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ایک نقشہ کھینچا ہے۔ اس دنیا کی جنت کا بھی (اس جنت کا بھی نقشہ اس کے اندر ہے لیکن وہ علیحدہ مضمون ہے) اور ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ جب تمہارے لئے جنت اس دنیا میں مقدر ہو جائے گی۔ تمہاری لیلۃ القدر کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اس وقت تم یہ محسوس کرو گے کہ تمہارے اندر یہ خوبیاں یہ صفات جو ہیں وہ پیدا ہو چکی ہیں۔ اور ان صفات کو ایک لحظہ کے لئے بھی چھوڑنے کے لئے تم تیار نہیں ہو۔ اگر ایسا نہیں تو پھر ابھی تمہیں بینائی نہیں ملی۔ ابھی تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں۔ ابھی تمہاری لیلۃ القدر کا فیصلہ نہیں ہوا۔ ابھی تم خطرے میں ہو۔ ابھی شیطان کا وار تم پر کامیاب ہے۔ پس دعاؤں کے ذریعہ بھی، تدبیر کے ذریعہ بھی اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اور عاجزی اور تذلل کے ذریعہ شیطان کے حملہ سے خود کو محفوظ کرنے کی خاطر

اپنے رب کی طرف جھکو

اور انتہائی قربانی دے کر بھی اس سے یہ چاہو کہ وہ تمہیں جنات و عیون میں داخل کردے اس دنیا میں بھی۔ تاکہ امن کے ساتھ تم اپنی زندگی کو گزارنے والے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے ؎

مسیح ام از دعا شعلہ نفس است

مسیح ام از دعا شعلہ نفس است
کہ تہذیبِ فرنگی خار و خس است

جنوں آزاد چوں باد بیاباں
خردمندی بذاتِ خود قفس است

مبارک کاروانِ ما کہ ایں را
اذانِ صبحدم بانگِ جرس است

مبارک آں گروہ پاکبازاں
کہ داند "اللہ بس باقی ہوس" است

ندارم بر ملائک رشکِ تنویر
کہ تسبیحِ من ہم افلاک رس است

تنویر

75

قرآن کریم پڑھنا پڑھانا اور اس پر عمل کرنا احمدی خواتین کی پہلی ذمہ واری ہے۔

میں سب احمدی بہنوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے تعمیر مسجد ڈنمارک کے متعلق انکی قربانیوں کو قبول فرمالیا

اللہ تعالےٰ جب کسی کی قربانی کو قبول کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اس کی ذمہ واریوں میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۶۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں جو اہم تقریر فرمائی تھی۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار۔ سلطان احمد پیر کوٹی رکن شعبہ زودنویسی ربوہ)

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

جیسا کہ ابھی میری مخدومہ اور محترمہ اور آپ کی صدر نے یہ بتایا ہے کہ امسال

اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے

وہ مسجد پایۂ تکمیل تک پہنچی جسے آپ نے اپنے رب کی توفیق سے اس کے نام کو بلند کرنے کے لئے کوپن ہاگن (ڈنمارک) میں تعمیر کروایا تھا اور اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ توفیق عطا کی کہ میں اس مسجد کے افتتاح کے لئے کوپن ہاگن جاؤں اور اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ بھی توفیق عطا کی کہ میں افتتاح مسجد کے علاوہ یورپین ملکوں کا دورہ کروں اور ان اقوام کے کانوں تک اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس آواز کو پہنچاؤں کہ خدا غضب میں ہے کیونکہ تم نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اور شیطان کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو

محسنِ اعظم کی حیثیت سے

دنیا میں بھیجے گئے تھے ان کی قدر کو تم نہیں پہچانتے اور ان احسانوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے ان کو طعن کرتے ہو۔ استہزا سے ان کا نام لیتے ہو اور اس حسین اور عظیم تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے ذریعہ تمہارے لئے لے کر آئے تھے پھر اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو یہ توفیق بھی عطا کی کہ ان کے نظام اور مکملے اخبارات کے ذریعہ یا ریڈیو کے ذریعہ یا ٹی وی (T.V.) کے ذریعہ میرے اس پیغام کو ملک کے بسنے والے باشندوں تک پہنچائیں۔ جو ٹی وی کے ذریعہ میرے الفاظ خود میرے منہ سے بھی سن لیں۔ اور مسجد کے افتتاح کی تصاویر بھی دیکھ لیں۔

ابھی پرسوں

کوپن ہاگن سے مجھے یہ خط ملا ہے

کہ انٹرنیشنل ٹی وی والوں کی رپورٹ ہے کہ انہوں نے ٹی وی پر دکھانے کے لئے جو تصاویر لی تھیں وہ بائیس ملکوں کو بھیجی ہیں۔ اس کے علاوہ ڈنمارک کی ٹی وی نے بھی تصاویر لی تھیں۔ انہوں نے بھی وہ تصاویر بعض ملکوں کو بھجوائی ہیں جن کے متعلق ابھی کوئی رپورٹ ہمیں نہیں مل سکی۔

غرض اس طرح اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کردیئے کہ مسجد کے افتتاح کے علاوہ جو

میری دوسری غرض

تھی وہ بھی پوری ہوئی کہ میں ان قوموں کو وقت سے پہلے انذار کردوں اور ان پر اتمام حجت کردوں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں پر فیصلہ کردیا ہے کہ وہ مستقبل قریب میں اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرے گا۔ اور تمام ادیانِ باطلہ کے جھوٹ اور سحر کو توڑ کر رکھ دے گا۔ اور ہر انسانی دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں دھڑکنے لگے گا۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان لے گا۔ لیکن ان کی راہ میں

ایک خطرناک تباہی حائل ہے

جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے پیشگوئی فرمائی ہے۔ جس کا ذکر میں نے اپنے اس مضمون میں بھی کیا تھا جو کل میں نے خطبہ جمعہ میں پڑھا تھا۔ اس مضمون میں بڑی وضاحت کے ساتھ اس پیشگوئی کو بیان کیا گیا ہے۔ وہاں کے حالات نے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی کوششوں کو قبول فرمالیا ہے۔ اس لئے میں جو اس کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ خلیفۂ وقت کی حیثیت سے

آپ سب بہنوں کو مبارکباد دیتا ہوں

جب کسی شخص یا کسی جماعت کی قربانی قبول ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس جماعت کو یا اس فرد کو مزید قربانیوں کی توفیق بھی دیتا ہے۔ پس دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو بھی ان تمام قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔ جو آج وقت کا تقاضہ اور اسلام کی ضرورت ہے۔ اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میری اس دعا کو قبول کرے گا۔ اور آپکو دنیا کے لئے ایک نمونہ بنا دے گا۔

دنیا کے لئے اگر کسی نے نمونہ بننا ہو (اور یہ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ہی ہوتا ہے) تو اللہ تعالےٰ نے اس کا جو طریق ہمیں بتایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا خوف دل میں پیدا ہو اور اس کی خشیت انسان کا اس طرح احاطہ کرلے کہ کوئی اور خشیت اس کے قریب بھی پھٹکنے نہ پائے۔

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا خوف دل میں پیدا ہو، یا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں خوفِ خدا ہے یا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم صرف اللہ تعالےٰ سے ہی ڈرتے ہیں، یا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں خاشعین یا خاشعات کا نام پاتے ہیں۔ تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے

عربی لغت میں خوف اور خشیت کے جو معنی کئے گئے ہیں۔ ان کو جب ہم یکجائی نظر سے دیکھتے ہیں تب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے۔ جو ہمارا رب ہمارے دلوں میں دیکھنا چاہتا ہے کہ جب وہ اس چیز کو ہمارے دلوں میں دیکھ لیتا ہے تو انتہائی محبت اور پیار کا سلوک وہ ہم سے کرتا ہے۔ مفردات راغب میں ہے۔

اَلْخَوْفُ مِنَ اللّٰہِ لَا یُرَادُ بِہٖ مَا یَخْطُرُ بِالْبَالِ مِنَ الرُّعْبِ کَاسْتِشْعَالِ الرُّعْبِ مِنَ الْاَسَدِ بَلْ اِنَّمَا یُرَادُ بِہِ الْکَفُّ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَتَحَرِّی الطَّاعَاتِ وَلِذَالِکَ قِیْلَ لَا یُعَدُّ خَائِفاً مَنْ لَّمْ یَکُنْ لِّلذُّنُوْبِ تَارِکاً

اسی طرح مفردات راغب میں خشیت کے یہ معنی کئے ہیں۔

اَلْخَشْیَۃُ خَوْفٌ یَشُوْبُہٗ تَعْظِیْمٌ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ ذَالِکَ عَنْ عِلْمٍ بِمَا یُخْشٰی مِنْہُ

پس

عربی زبان میں خوف کے معنی

جب یہ لفظ اللہ تعالےٰ کے لئے استعمال کیا جائے وہ نہیں ہوتے جو اس وقت ہوتے ہیں جب کہا جاتا ہے کہ ہمارے دل میں شیر کا خوف ہے۔ ان دو فقروں کے معنی عربی لغت کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں شیر کا ڈر ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ہم پر اس کا ایسا رعب ہے کہ ہم اس کے قریب نہیں جا سکتے۔ کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اس کے قریب ہوئے یا وہ ہمارے قریب ہوا تو وہ ہمیں پھاڑ کھائے گا اور ہمیں ہلاک کر دیگا لیکن اللہ تعالےٰ کے لئے جب یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے بلکہ اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ہم اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے ہم کوئی ایسا کام کرنا پسند نہیں کرتے کہ جو گناہ ہو اور اس کی ناراضگی کو مول لینے والا ہو اور ہم چونکہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہیں اس لئے ہم ہر وہ کام کرتے ہیں جو اس کی رضا کو کھینچنے والا اور اسے جذب کرنے والا ہو اور خشیت میں خوف کے علاوہ یہ تخیل بھی پایا جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کا حصول اس لئے چاہتے ہیں کہ اس کی عظمت کے جلوے ہم دیکھ چکے ہیں۔ اور اس کا جلال ہم پر ظاہر ہو چکا ہے۔ اور اس کی رحمت اور اس کے پیار کے نمونے ہم نے اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کئے ہیں۔ اور خشیت کے معنوں میں یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ ہمیں پتہ ہے کہ خدا تعالےٰ کن لوگوں سے پیار کرتا ہے۔ وہ کونسی راہیں ہیں جو اس کی رضا کی راہیں ہیں۔ وہ کونسے طریق ہیں جن سے ہم اس کی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں اور ہم اس یقین پر قائم ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ علم ہوتا ہے۔ ہمیں یہ معرفت حاصل ہوتی ہے اور ہمیں یہ پہچان ہوتی ہے کہ

قربِ الٰہی کے حصول کے لئے

اتباعِ نبی اکرمؐ ضروری ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے اگر تم خدا کی محبت چاہتے ہو تو میری اتباع کرنا تمہارے لئے ضروری ہوگا۔

ان دو لفظوں کے معانی پر جب ہم غور کرتے ہیں تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خوف کے لئے ایک تو یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عظمت دل میں قائم ہو اور اس کے جلال کے جلوے اور اس کی رحمت کے نشان ہم اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کرنے والے ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہمیں یہ مقام صرف سوچنے کے نتیجہ میں حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے بڑی جد و جہد اور بڑے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم کے تمام پہلو ہمارے سامنے روشن ہونے چاہئیں۔ تب ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کر سکتے ہیں اور تبھی ہم اللہ تعالےٰ کی عظمت کو اپنے دل میں بٹھا سکتے ہیں۔ اور تبھی ہم گناہوں سے بچ سکتے ہیں اور تبھی ہم نیکیوں کی راہوں پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

کہ جو لوگ معرفت اور عرفان نہیں رکھتے۔ وہ کامل خشیت اپنے دلوں میں پیدا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح فرماتا ہے کہ جن کے دلوں میں میری عظمت اور میری عزت قائم ہو جاتی ہے وہی ہیں جو یَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ اس کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں اور اس کی ناراضگی کے عذاب سے ہمیشہ خائف اور ترساں رہتے ہیں۔

غرض

اسلام کا بنیادی مسئلہ یہ ہے۔

کہ ایک مسلمان حقیقی معنی میں مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ اس کے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف پیدا نہ ہو اور ایک مسلمان حقیقی معنی میں مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک خشیت اللہ اس کے اندر رچ نہ جائے۔ جب تک اتباع نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ مضبوطی سے پکڑ نہ لے۔ باقی ساری تعلیم جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے وہ اسی نقطہ کے گرد گھومتی ہے۔ کیونکہ جب ہمارے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو جائے گا تو ہم ان نہی سے بچیں گے جس سے قرآن کریم نے ہمیں روکا ہے۔ اور اگر حقیقی خشیۃ اللہ ہمارے دل میں پیدا ہو جائیگی۔ تو ہم ہر اس راہ پر چلنے کے لئے بشاشت کے ساتھ تیار ہوں گے جو راہ اللہ تعالےٰ تک پہنچانے والی ہے اور ہم علی وجہ البصیرت اور پورے یقین اور وثوق کے ساتھ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے۔ اور اس کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل ہوگی۔

میں نے اپنے اس سفر کے دوران میں بعض سوالات کے جواب میں اپنی بہنوں کا ذکر بھی کیا۔ اس لئے کہ اس موقعہ پر وہ ذکر مناسب تھا۔ مثلاً جب ہڈرزفیلڈ میں جب ایک انگریز عورت نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ

ایک سچے عیسائی اور ایک سچے مسلمان کے درمیان

کیا فرق ہے؟ تو میں نے اسے یہ بتایا کہ ایک سچا مسلمان وہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کا مقرب ہو۔ جو اللہ تعالےٰ کا محبوب ہو۔ اور جو اللہ تعالےٰ سے زندہ تعلق رکھتا ہو۔ اور اس فقرہ کے معنی تم اس وقت تک سمجھ نہیں سکتیں۔ جب تک میں کسی مثال کے ذریعہ سے اسے واضح نہ کروں۔ سو میں اس بات کی وضاحت کے لئے تمہیں ایک مثال بتاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ

پاکستان میں ہماری ایک احمدی بہن تھیں

جنگ کے دن تھے ۱۹۶۵ء کا زمانہ تھا اس کا ایک بیٹا سیالکوٹ کے محاذ پر تھا۔ ماں کی ممتا متفکر تھی اس نے رات کو مصلّے بچھایا اور اپنے خدا کے حضور عاجزانہ دعا شروع کی کہ اے میرے رب تو میرے بچے کی حفاظت کر اور مجھے تسلی

اور تسکین دے۔ اس پر پہلے اللہ تعالےٰ نے اس کو یہ خبر دی کہ ہم نے پاکستان کی حفاظت کا انتظام کر دیا ہے (میں مفہوم بتاؤں گا اصل الفاظ تو اس وقت میرے ذہن میں نہیں ۱۹۶۵ء میں جنگ کے زمانہ میں یہ رپورٹ میرے پاس آئی تھی) اس نے کہا اے میرے رب میں تیرا شکر تو ادا کرتی ہوں کہ تو نے پاکستان کی حفاظت کا انتظام کر دیا ہے۔ لیکن جہاں تک میرے بچے کا تعلق ہے میری تسلّی نہیں ہوئی۔ کیونکہ پاکستان کی حفاظت میں بہت سے محبان وطن شہید بھی ہوں گے اور پاکستان کی حفاظت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا مجھے تو فکر ہے اپنے بچے کی، اس کے متعلق مجھے بتایا جائے۔ چنانچہ وہ مزید دعاؤں میں لگی رہی پھر اللہ تعالےٰ نے اسے یہ بتایا کہ ہم نے سیالکوٹ کے محاذ پر فرشتوں کو نازل کیا ہے۔ اور وہ وہاں محاذ کی حفاظت کریں گے۔ اس بہن کے دل میں پھر شکر کے جذبات پیدا ہوئے۔ لیکن اس نے کہا اے میرے رب! اب بھی میری تسلّی نہیں ہوئی۔ میرے بچے کے متعلق بتایا جائے جس کے متعلق میں فکرمند ہوں۔ تب ایک ہی رات میں تیسری دفعہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم سے اس کو یہ بتایا کہ تیرے بیٹے کی حفاظت کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس نے خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ میں نے اس عیسائی عورت کو کہا کہ دیکھو اس میں دو چیزیں ہیں ایک تو اللہ تعالےٰ نے ایک رات میں تین دفعہ محض اپنے فضل و کرم سے ہماری اس بہن کو اس جنگ کے متعلق خبریں دیں اور اسے یہ بھی بتایا کہ تیرے بیٹے کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جب اس بہن کو یہ بتایا کہ تیرے بیٹے کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے تو ساتھ ہی اس کے دل میں سکون اور اطمینان اور بشاشت کا احساس بھی پیدا کیا اور اس نے کہا میرا قادر و توانا خدا جب یہ کہتا ہے کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے تو پھر مجھے کسی فکر کی ضرورت نہیں دنیا کی کوئی طاقت اور ہندوستان کا کوئی گولہ یا گولی اسے ہلاک نہیں کر سکتی۔ تو یہ اطمینان جو اس کے دل میں پیدا ہوا اپنے قادر و توانا خدا کی قدرتوں پر یقین اور اس بات پر یقین کے نتیجہ میں جو ہستی مجھے یہ خبر دینے والی ہے وہ واقعہ میں اللہ تعالےٰ کی ذات ہے یہ شیطانی وسوسہ نہیں ہے یہ خبر سے بھی بڑھ کر اہمیت رکھتی ہے اس کے بعد وہ بالکل بے فکر ہو گئی۔ اور مطمئن ہو گئی۔

یہ مثال اس کے سامنے رکھ کر میں نے اس عیسائی عورت سے کہا کہ تم ساری عیسائی دنیا میں

ایسی ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکتیں

میں تمہیں اس وقت صرف ایک مثال بتا رہا ہوں، ورنہ اس قسم کی ہماری ایک بہن نہیں بلکہ ہزاروں بہنیں ایسی ہیں جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق رکھتی ہیں۔ اور ہمارے ہزاروں بھائی ایسے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق رکھتے ہیں اور وہ ان سے ہم کلام ہوتا ہے۔ وہ ان کو بشارتیں دیتا ہے۔ وہ ان کے دلوں پر تسکین کی پھوار نازل کرتا ہے وہ ان کو ہر طرح مطمئن اور خوش کر دیتا ہے وہ اس یقین پر قائم ہوتے ہیں کہ اگر ہمارے جسموں کی بوٹی بوٹی بھی نوچ کر کوئی لے جائے۔ تب بھی ہم خوش ہوں گے کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہوا اور جو کچھ ہم سے چھینا گیا اس سے بہتر ہمیں ملے گا۔

جب ہم اس دنیا میں جان کی قربانی دیتے ہیں تو یہ جسم جو مٹی سے بنا ہوا ہے اس کی ہی قربانی دیتے ہیں۔ اور جہاں تک جسم کا تعلق ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں، ایک لوا مٹی ہی ہے نا۔ جیسے لوگ گدھے پر لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں۔ لیکن اس زندگی کے بعد جب دوسری زندگی ملتی ہے تو اس سے بہتر جسم ہمیں دیا جاتا ہے اور اس سے زیادہ خوشی کی زندگی ہمیں عطا کی جاتی ہے۔ غرض جسم کی بوٹی بوٹی قربان کرتے وقت ایک مومن اور ایک مومنہ کے دل میں کوئی گھبراہٹ اور خوف پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ کسی مومن یا مومنہ کے دل میں سوائے اللہ تعالےٰ کے خوف کے کوئی خوف ہی نہیں ہوتا۔ اسے یہ خوف بھی نہیں ہوتا کہ میرے جسم کی بوٹیاں نوچی جا رہی ہیں اب کیا ہوگا۔ کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ دینے والا اس سے بہتر دے گا۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ پر ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمارے

دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے

کہ صحابہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تو یہ حالت تھی کہ ہم میں سے بعض لوگوں کے لئے اپنے سونے والے کمرہ سے اٹھ کر اپنے بیٹھنے والے کمرہ تک پہنچنے میں شاید کچھ کوفت کا احساس پیدا ہو۔ لیکن ان لوگوں کے دل میں اس دنیا کو چھوڑ کر اُس دنیا تک پہنچنے میں کوئی کوفت اور گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی تھی وہ بشاشت کے ساتھ اپنی زندگیاں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش کر دیتے تھے۔ خدا تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول کر لیتا تھا اور وہ شہید ہو جاتے تھے اور اسی سے اجر پاتے تھے۔ لیکن بہت سے (اور کثرت سے) وہ تھے جو قربانی پیش کر کے

اپنا انعام بھی حاصل کر لیتے تھے

اور اس دنیا کی زندگی بھی اللہ تعالےٰ ان کو عطا کر دیتا تھا کہ تم نے اپنی زندگی میرے حضور پیش کر دی۔ میں نے تمہاری اس قربانی کو قبول کر لیا ہے اور اس کا انعام بھی تمہیں دوں گا ابھی میں تمہاری جان نہیں لینا چاہتا ابھی تم اس دُنیا میں رہو اور اس میں میری خاطر اپنی زندگی گزارو۔

اس وقت اللہ تعالےٰ جماعت پر جو اپنے فضل اور رحمت نازل کر رہا ہے اس کے نتیجہ میں

ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں

پہلی ذمہ داری تو مثلاً یہی ہے کہ ہمارے دل میں سوائے اللہ کے کسی کا خوف باقی نہ رہے جس کے معنے یہ ہیں کہ سوائے

خدائی باتوں کے ہم کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوں

جس کے معنے یہ ہیں ہمارے اندر کوئی رسم رائج نہ ہو کیونکہ تمام رسوم غیر اللہ کے خوف کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں، ایک ماں کہتی ہے اگر میں نے اپنی بیٹی کے بیاہ پر

اسراف سے کام نہ لیا اور اپنی طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ نہ کیا تو برادری میں میری ناک کٹ جائے گی۔ وہ برادری کے خوف سے قرضے لے کر خرچ کر رہی ہوتی ہے۔ اگر برادری کے خوف کی بجائے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو تو وہ یہ کہے کہ میری برادری نے میرا ناک کیا کاٹنا ہے۔ وہ طعنے ہی دیں گے نا۔ اگر وہ چاہیں تو مجھے طعنے دے لیں۔ میں یہ نہیں چاہتی کہ میرا خدا میرا ناک کاٹے اس لئے میں اپنے ربّ کی بات مانوں گی اور اس کی رضا کو حاصل کروں گی لوگ جو مرضی ہو کہہ لیں۔ غرض تمام رسوم بندوں سے ڈر کر کی جاتی ہیں۔ تمام رسوم اپنے نفس سے ڈر کر کی جاتی ہیں۔ تمام رسوم غیر اللہ سے ڈر کر کی جاتی ہیں۔ اگر انسان کے دل میں صرف خدا کا خوف ہو جس کے نتیجہ میں انسان صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم ہوتا ہے تو پھر کوئی رسم بھی ہمارے اندر قائم نہیں رہ سکتی۔ میں نے بہت سی رسوم اکٹھی کروائی تھیں۔ ہمارے بعض مربیوں نے بڑی محنت کر کے مختلف علاقوں کی رسوم کے متعلق میرے پاس رپورٹ کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو کسی اَور موقع پر میں تفصیل میں بھی جاؤں گا۔ اِس وقت تفصیل میں جانے کا وقت نہیں۔ اصولی طور پر میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ اگر واقع میں ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت پیدا ہو جائے تو کوئی رسم ہمارے اندر باقی نہیں رہ سکتی۔ ان دو چیزوں کا آپس میں اتنا تضاد ہے کہ یہ دونوں ایک وقت میں۔ ایک زمانہ میں۔ ایک جگہ پر اور ایک دل میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ یعنی خدا کا خوف اور دُنیا کا خوف کہ جس کے نتیجہ میں ہم رسوم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

پھر خشیت کے معنوں میں (جیسا کہ میں نے بتایا ہے) یہ بات بھی ہے کہ انسان کو علم اور عرفان حاصل ہو۔ تمام علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے۔

ہمیں قرآنِ کریم کی عظمت کو سمجھنا چاہیئے

اس پر غور کرتے رہنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جہاں جہاں اپنی کتب میں قرآنِ کریم کی عظمت اور اس کی شان کے متعلق کچھ لکھا ہے وہ بار بار پڑھنا چاہیئے۔ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کے کچھ حصے پہلی امّتوں کو دیئے گئے تھے۔ کیونکہ پہلی امّتیں روحانی اور اخلاقی نشوونما کے لحاظ سے اس مقام تک نہیں پہنچی تھیں کہ مکمل قرآن کی حامل ہو سکیں اس لئے اپنے اپنے زمانہ میں جتنی قوّت اور استعداد ان میں پیدا ہو چکی تھی اس کے مطابق قرآن کریم کے بعض حصّے اللہ تعالیٰ نے ان کے انبیاء کے ذریعہ سے ان پر نازل کئے لیکن جس وقت انسان اپنی اخلاقی اور روحانی نشوونما میں اپنے کمال کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے پورا قرآن بنی نوع انسان کے ہاتھ میں دے دیا۔

میں نے ساؤتھ فیلڈ میں ایک لیکچر دیا۔ وہاں ہماری کافی بڑی جماعت ہے۔ ساؤتھ فیلڈ گولنڈن ہی کا ایک حصّہ ہے لیکن وہ ہماری مسجد سے قریباً ایک گھنٹہ کے فاصلہ پر ہے۔ موٹر قریباً ایک گھنٹہ میں وہاں پہنچتی ہے۔ ویسے تو ہمارا یہ پروگرام تھا کہ میں جماعتوں کا دَورہ نہ کروں بلکہ جماعتوں کے دوست میرے پاس آئیں اور مجھ سے ملاقات کریں کیونکہ اس میں زیادہ فائدہ تھا۔ لیکن بعض ایسی جگہوں پر جانا مناسب سمجھا گیا جہاں بڑی بڑی جماعتیں تھیں اور جہاں ہم بآسانی پہنچ سکتے تھے۔ بہرحال جب میں ساؤتھ فیلڈ کی جماعت کو ملنے کے لئے گیا تو انہوں نے ایک ہال میں میرے ایک مختصر سے لیکچر کا بھی انتظام کیا ہوا تھا جس کی اطلاع انہوں نے مجھے اُسی دن دی جب میں وہاں پہنچا۔ وہاں بہت سے غیر مسلم بھی موجود تھے میں نے انہیں مخاطب کر کے کہا کہ قرآن کریم نے اعلان کیا ہے کہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

میں صرف اس حقیقت ہی کا اظہار نہیں کیا گیا کہ

کامل اور مکمل شریعت کا نزول ہو چکا ہے

بلکہ اس بات کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ انسان اپنی روحانی اور اخلاقی بلوغت کو پہنچ چکا ہے اور تمام کمالات حاصل کر چکا ہے۔ کیونکہ جب تک انسان اپنے نشوونما میں ارتقائی مدارج طے کر کے اپنے کمال کو نہ پہنچتا اس وقت تک قرآن کریم اس پر نازل نہیں ہو سکتا تھا۔ تو

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

میں ایک حقیقت کا اظہار بھی ہے اور انسان کے لئے ایک عظیم خوشخبری کا بیان بھی ہے کہ تم اپنی روحانی بلوغت کو پہنچ چکے ہو تم اپنی میچورٹی (Maturity) کو حاصل کر چکے ہو اور اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ میں صرف یہ اعلان نہیں کیا گیا کہ میں نے اپنی نعمت قرآن کریم کے ذریعہ پوری کر دی بلکہ تمہیں یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ اگر تم چاہو تو تم آج قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ان بہترین انعاموں کے وارث بن سکتے ہو جو پہلی امّتوں کو نہیں ملے تھے اور جو صرف قرآن کریم کی برکت سے آج تمہیں مل سکتے ہیں۔ اور میں نے انہیں یہ بتایا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ میں "كُمْ" کی ضمیر اور اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ میں "كُمْ" کی ضمیر صرف مسلمانوں کو مخاطب نہیں کر رہی بلکہ تمام بنی نوع انسان اس کے مخاطب ہیں۔ اور بنی نوع انسان کو یہ کہا گیا ہے کہ تم اپنی بلوغت کو پہنچ گئے اور اس بات کے مستحق ہوئے کہ میرے بہترین انعاموں کے وارث بنو اس لئے آج

میں یہ اعلان کرتا ہوں

کہ قرآن کریم کے ذریعہ ایک کامل اور مکمل شریعت تم پر نازل کر دی گئی ہے اور کامل اور مکمل نعمتوں کے دروازے تمہارے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔ تمہاری مرضی ہے کہ تم ان

دروازوں میں داخل ہو کر ان نعمتوں کے وارث بنو یا اپنی بدقسمتی کی وجہ سے باہر کھڑے رہو اور ان نعمتوں سے محروم ہو جاؤ اور اللہ تعالےٰ کے قہر کے جلوے تم پر ظاہر ہونے لگیں اور مَیں نے انہیں یہ کہا کہ جب مَیں یہ کہتا ہوں کہ "کُمْ" ، میں تم غیر مسلم بھی مخاطب ہو جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے ہو تو اس کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ قرآن کریم پر عمل تو صرف مسلمان کرتے ہیں (اگر وہ کریں) اور خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت بڑی حد تک کوشش کرتی ہے کہ وہ قرآن کریم کے احکام پر عمل کرے لیکن فائدہ تم بھی اٹھاتے ہو جو غیر مسلم ہو۔ اس لئے کہ قرآن کریم نے تمہاری جانوں کی حفاظت کی ہے۔

قرآنِ کریم نے یہ حکم دیا ہے

کہ کسی شخص کو ناجائز طور پر قتل نہ کیا جائے۔ اس کی جان نہ لی جائے۔ قرآنِ کریم یہ نہیں کہتا کہ کسی مسلمان کی جان لینا حرام ہے۔ بلکہ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ کسی انسان کی جان لینا حرام ہے۔ تو اگرچہ قرآنِ کریم پر عمل کرنے والے مسلمان ہیں لیکن اس سے فائدہ اٹھانے والے مسلمان اور غیر مسلم سارے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم نے تمہاری عزتوں کی حفاظت کی ہے۔ قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ ایک مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی پر اتّہام نہ لگائے۔ بلکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ ایک مشرک انسان پر بھی اتّہام نہ لگاؤ۔ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو زبان صبح سے شام تک بکواس کرتی رہتی ہے اس زبان کے مالک انسان پر بھی تم نے اتّہام نہیں لگانا۔ پس قرآن کریم نے تمہاری عزّت کی بھی حفاظت کی ہے اگرچہ تم اس کی قدر نہیں کرتے۔ اسی طرح قرآن کریم نے تمہارے مالوں کی بھی حفاظت کی ہے۔ تمہارے جذبات کی بھی اس نے حفاظت کی ہے تمہارے اُوپر اس کے اس قدر احسانات ہیں کہ تم اگر اپنی آنکھیں کھولو تو اُس کی قدر کو پہچانو۔ اس کے احسانات کا بدلہ دینے کی کوشش کرو۔ مثلاً قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ تم اپنے باپ کی عزّت کرو اور اُسے اُف تک نہ کہو۔ قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ تمہارا باپ مسلمان ہو تو اس کی عزّت کرو اور اُسے اُف تک نہ کہو بلکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تیرا باپ مشرک ہو۔ دہریہ ہو۔ خدا تعالےٰ کو گالیاں دینے والا ہو تب بھی اس کا احترام تجھ پر واجب ہے اے مسلمان عورت اور اے مسلمان مرد۔ تو کتنا بڑا احسان ہے جو قرآن کریم نے تمام دنیا پر کیا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے وہ اسے پہچانتی نہیں اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی نعمتوں سے محروم ہوتی جا رہی ہے۔

غرض سب سے پہلی ذمّہ داری جو آپ پر عائد ہوتی ہے یہ ہے کہ

آپ قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھیں

آپ قرآن کریم کو ہمیشہ پڑھتی رہیں۔ اس کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش کریں۔ اس کی تفسیر معلوم کرنے کی کوشش کریں اور یہ سوچیں کہ قرآن کریم کِن چیزوں سے ہمیں منع کرتا ہے اور کِن راہوں کی نشان دہی کرتا ہے کہ جن پر چل کر ہم اس کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔ کون سی نیکیاں ہیں جو ہمیں کرنی چاہئیں۔ وہ کونسا ضابطۂ حیات ہے جو وہ ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ اور کس قسم کا معاشرہ ہے جو وہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ کس قسم کی حسین فضا ہے جو وہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کتنے اور کون سے احسان ہیں جن کے متعلق وہ ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر کریں۔ ایک شخص مثلاً زید اپنی طاقت کے مطابق دوسروں پر احسان کرتا ہے لیکن اس کے بدلہ میں دیکھو اس دُنیا میں ہی اللہ تعالےٰ نے اُسے کتنا بڑا اجر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے اس احسان کے بدلہ میں ہر دوسرے انسان کو کہا کہ تم اس قسم کے احسان زید پر کرو۔ گویا اللہ تعالےٰ نے کروڑوں آدمیوں کو زید کی خدمت میں لگا دیا اور اس احسان کے بدلہ میں اس سے صرف یہ توقع رکھی کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق اس احسان کا بدلہ دیتا چلا جائے۔ دیکھو ایک آدمی کروڑوں آدمیوں کو اس رنگ میں تو بدلہ نہیں دے سکتا جس رنگ میں کہ اُسے بدلہ دینا چاہیئے۔ لیکن لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا اللہ تعالےٰ نے اس سے یہ توقع نہیں رکھی کہ وہ ہر احسان کا پورے کا پورا بدلہ دے بلکہ اس سے یہ توقع رکھی ہے کہ وہ جس حد تک ان احسانوں کا بدلہ دے سکے یعنی جس حد تک وہ ان احسانوں کا بدلہ دینے کی طاقت اور قوت رکھتا ہو اس قوّت اور استعداد کے مطابق وہ ان کا بدلہ دیتا چلا جائے اور نہ صرف خدا تعالےٰ کا شکر گزار بندہ بنے بلکہ انسانوں کا بھی شکر گزار بنے۔ اور جب تم شکر کرو گے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مَیں تمہیں اَور نعمتوں سے نوازوں گا اور میرے بندے تم پر اَور زیادہ احسان کریں گے۔ اسلام نے دُنیا میں ایسا حسین معاشرہ پیدا کر دیا ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے لیکن ہم میں سے بہت ہیں جو بسا اوقات غفلت برتتے ہیں اور اللہ کے ان احسانوں کو سمجھتے نہیں اور قرآن کریم کے احکام کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ہمارے نہایت ہی خوبصورت اور نہایت ہی اچھے معاشرہ کو اپنی غفلت کوتاہی اور بے پرواہی کے نتیجہ میں خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر آج ساری دنیا قرآن کریم پر عمل کرنے لگے تو اِس دُنیا اور اُس جنّت میں بہت تھوڑا فرق رہ جائے۔ یہ دُنیا تو بہت خراب ہے۔ اکثر حصّہ اس کا ابھی قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتا۔ اور جو ایمان لانے والے ہیں ان میں سے اکثر وہ ہیں جنہوں نے

قرآن کریم کو طاقِ نسیان میں رکھا ہوا ہے

اور جن لوگوں نے طاقِ نسیان سے اٹھا کر قرآن کریم کو اپنی جھولیوں میں رکھا ہوا ہے اور اُسے اپنے سینوں سے لگا لیا ہے یعنی جماعتِ احمدیہ کے مرد اور عورتیں۔ ان میں سے بھی بعض بعض اوقات غفلت برت جاتے ہیں قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ہمارے دل میں بھی اس قسم کا پیار قرآن کریم کے لئے ہونا چاہیئے۔ جب تک قرآن کریم کا پیار ہمارے دلوں میں پیدا نہ ہو اس وقت تک ہم قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر سکتے اور جب تک ہمیں قرآن کریم کے حسن کا علم نہ ہو اس وقت تک ہمارے دلوں میں قرآن کریم کا پیار پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے تو ایک چکر لیکن ہمیں جماعتی سطح پہ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ بڑی بہنیں بھی جو عمر کے لحاظ سے بڑی ہیں اور ہماری چھوٹی بچیاں بھی زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں۔

تعلیم قرآن کی طرف میں جماعت کو بار بار متوجہ کر چکا ہوں۔ میرے دل میں اس لحاظ سے تو خوشی ضرور ہے کہ بہت سے مقامات پہ ہماری احمدی بہنوں نے احمدی مردوں سے زیادہ اچھا نمونہ دکھایا اور قرآن کریم کی محبت کا مردوں سے زیادہ مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزا دے۔ لیکن مجھے دُکھ بھی ہے کہ ہمارے مرد ان مقامات پہ قرآن کریم کی طرف اتنی توجہ نہیں دے رہے جتنی دینی چاہیئے۔ اور بعض دوسرے مقامات پہ عورتیں قرآن کریم کی طرف وہ توجہ نہیں دے رہیں جو انہیں دینی چاہیئے۔ یہ بڑی پیاری کتاب ہے یہ بڑی حسین کتاب ہے یہ بڑی احسان کرنے والی کتاب ہے۔ یہ بڑی نُورانی کتاب ہے۔ جب انسان قرآن کریم کا عامل ہو جاتا ہے۔ جب وہ قرآن کریم کا عاشق ہو جاتا ہے۔ جب وہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصول کو اپنا لیتا ہے۔ جب وہ اپنے ماحول میں قرآن کریم کا معاشرہ پیدا کرتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل بارش کی طرح اس پہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی بہت توجہ جو ہم نے اس کی طرف دینی شروع کی ہے اس کے نتیجہ میں بھی دیکھو اللہ تعالےٰ کی رحمتیں کس طرح نازل ہو رہی ہیں۔ ہمارے سر اس کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔ ہماری روح اس کے عشق میں تڑپ رہی ہے ہمارے جسم کے ذرہ ذرہ سے اس کی حمد کے ترانے نکل رہے ہیں۔ ایک دن میں اس کے جو فضل ہم پر نازل ہوتے ہیں ہماری ساری عمریں اس کا شکر ادا نہیں کر سکتیں۔ لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ

ہر صبح اللہ تعالیٰ کے نئے فضلوں کو لیکر طلوع ہوتی ہے

ہر طرف خدا تعالےٰ کے فضل کا ایک سمندر ہے جو موجیں مارتا ہوا ہمیں نظر آتا ہے۔ ایک تھوڑا سا سفر تھا میرا قریباً چھ ہفتہ کا۔ اب تک وہاں سے جو خبریں آ رہی ہیں۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں کو نازل کرکے ہر طرف ہمارے لئے برکت کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ پانچ لاکھ روپیہ کی رقم جو آپ نے جمع کی ہے۔ اس کی حقیقت ہی کیا ہے۔ یہ پانچ لاکھ روپیہ دنیا کی دولت کے مقابلہ میں وہ حیثیت بھی نہیں رکھتا جو سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ رکھتا ہے جماعت نے بڑی دعائیں کیں۔ میں بڑی دعاؤں کے ساتھ وہاں گیا لیکن "بہت دعائیں" تو میری نسبت سے ہیں۔ ایک عاجز انسان ۲۴ گھنٹے بھی دعا کرتا رہے تو اس کی دعائیں خدا تعالےٰ کی عطاؤں کے خزانے بھی کیا حیثیت رکھتی ہیں۔ کچھ بھی نہیں بندوں کی دعائیں جو اللہ تعالےٰ کے پاس جاتی ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے خزانوں میں ہی جمع ہوتی ہیں۔ ان خزانوں کے مقابلہ میں ایک انسان کی دعائیں کچھ بھی نہیں) سفر کی "تکلیف"؟ کیا تکلیف؟ ہمیں تو اس کا احساس بھی نہیں ہوا۔ میں تو سوچتا ہوں کہ ہم نے کیا قربانی دی تھی کچھ بھی نہیں ایک فرض تھا جو ہم نے پورا کیا اس کے نام کی عظمت کے قیام کے۔ لئے ایک خواہش تھی جو دل میں تڑپ رہی تھی۔ چھوٹی سی اور حقیر سی چیز ہم نے اپنے رب کے حضور پیش کی تھی۔ اس نے اسے قبول کر لیا اور اپنی رحمتوں سے ہمیں نوازا۔ دنیا میں ایک ہنگامہ پیدا کر دیا کل جمعہ کے خطبہ میں جو مضمون میں نے پڑھا تھا وہ آپ میں سے بہتوں نے سُنا ہوگا۔ دُنیا کے قریباً ہر ملک سے جہاں وہ پہنچا ہے۔ اس کا مطالبہ آ رہا ہے۔ گیمبیا کے گورنر جنرل کو جب ریویو آف ریلیجنز (جو وہاں مبلغ انچارج کو بھیجا گیا تھا) کا پرچہ ہمارے مبلغ انچارج نے اس نوٹ کے ساتھ بھیجا۔ کہ یہ ایک ہی پرچہ میرے پاس ہے اور اس کی مجھے ضرورت ہے۔ اس لئے پڑھ کر اسے کل ہی واپس کر دیں تو انہوں نے کہا کہ میں اسے کل واپس نہیں کر سکتا مجھے آپ اجازت دیں کہ میں اسے ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھوں۔ کیونکہ میں اسے اپنے دوستوں کو پڑھانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں بہت اخلاص دیا ہے وہ جب مبلغ کو مخاطب کرتے ہیں تو بڑے ادب سے کرتے ہیں اب ان کا خط آیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اور رسالے منگوا کر دو یا یہ مضمون علیحدہ طور پر چھپا ہے تو وہ مجھے منگوا کے دو میں اسے اپنے دوستوں کو پڑھانا چاہتا ہوں۔ مجھے بھی ان کا ایک خط آیا ہے۔ ان کا تاثر ہے کہ جس شخص کے دماغ میں ذرا بھی عقل ہوگی یہ مضمون پڑھ کر اسلام کو قبول کرے گا اللہ تعالےٰ دنیا پر رحم کرے۔ بہر حال اُن کا یہ تاثر تھا۔ اسی طرح پرسوں ہی امام کمال یوسف کا خط آیا ہے کہ احمدی غیر احمدی اور عیسائی سبھوں نے یہ مضمون پڑھا ہے (لنڈن میں پچاس ہزار کی تعداد میں یہ مضمون چھپ گیا تھا۔ اور ڈنمارک میں بھی اس کی کچھ کاپیاں بھیجی گئی تھیں) اُن کا یہ مطالبہ ہے کہ ڈینش زبان میں اس کا ترجمہ کریں۔ اور سارے ملک میں اس کو پھیلائیں۔

میں نے ان اقوام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو سامنے رکھتے ہوئے

تلمیری عالمگیر تباہی سے ڈرایا تھا

عبدالسلام میڈیسن صاحب جو ہمارے آنریری مبلغ ہیں اور ڈنمارک ہی کے باشندہ ہیں اور مخلص احمدی ہیں۔ انہوں نے ڈینش زبان میں قرآن کریم کا بھی ترجمہ کیا ہے ان کا خط مجھے آیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ آپ کے انذار کے نتیجہ میں ایک چین ری ایکشن Chain Reaction (یعنی ردعمل کا ایک سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پہلے بھی کچھ حوالے بھیجے تھے۔ اب پھر انہوں نے ایک اقتباس مجھے بھجوایا ہے۔ کسی پادری نے انگلستان میں یہ اعلان کیا ہے کہ اگر دنیا اس پادری کے گرد جمع نہ ہوئی اور اس کی باتوں کو اس نے تسلیم نہ کیا تو دنیا تین ماہ کے اندر اندر تھرمو نکلیئر جنگ کے نتیجہ میں تباہ ہو جائے گی۔ میں نے انہیں لکھا ہے کہ ہر ممکن ذریعہ سے اپنے ملک میں یہ اعلان کرو (انہوں نے یہ لکھا تھا کہ ہمارے ملک میں چالیس کے قریب آدمی اس کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ اور وہاں بھی ایک شخص کھڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ بتایا ہے کہ ایسا ہوگا۔ انگلستان کے پادری نے بھی یہ دعوےٰ کیا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں وحی کے ذریعہ یہ خبر دی ہے۔) اور ڈنمارک میں ہر ممکن ذریعہ سے لوگوں کے کانوں تک یہ بات پہنچا دو کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے ہرگز یہ خبر نہیں دی۔ اور یہ تین مہینے امن میں گزر رہیں گے اور دنیا تباہ نہیں ہوگی میں نے انہیں یہ بات اسلئے لکھی کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو یہ بتایا ہے کہ جس تباہی کی میں خبر دے رہا ہوں وہ موسم بہار میں ہوگی۔ اگر کوئی تو۔ اگرمیں اس لئے کہتا ہوں کہ انذاری پیشگوئیاں ٹل بھی جایا کرتی ہیں اور اس پادری کی بتائی ہوئی مدت دسمبر میں ختم ہو جاتی ہے اور دسمبر میں موسم بہار شروع نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقت کے لحاظ سے موسم بہار کی تعیین بھی کی ہے۔ فروری سے مئی تک کا زمانہ موسم بہار کا ہے ہمارے لحاظ سے بھی اور یورپ وغیرہ کے لحاظ سے بھی۔ اور دوسرے آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص میرے مقابلہ میں اس قسم کی پیشگوئیاں کرے گا وہ ناکام ہوگا اور نامراد رہے گا اور اسے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ اس لئے میں نے مکرم عبد السلام میڈیسن سے کہا کہ تم اب یہ تبلیغ کرو کہ یہ شخص جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ دنیا تین مہینہ کے اندر تھرمونیکلیر وار کے نتیجہ میں تباہ ہو جائے گی۔ سوائے اس کے کہ وہ اس کی باتیں ماننا شروع کرے۔ یہ جھوٹا ہے اور غلط کہتا ہے۔ تین مہینے کوئی لمبا زمانہ نہیں تین مہینے بیشک انتظار کر لو۔ لیکن اس کے بعد اسلام کی طرف رجوع کرو۔ حقیقت وہی ہے جو تمہیں بتائی گئی ہے۔

حقیقت وہی ہے

جو اسلام کے ایک عظیم جرنیل اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند نے دنیا کو بتائی ہے وہ خبریں جس طرح پہلے پوری ہوئیں اسی طرح وہ آئندہ بھی پوری ہوتی رہیں گی۔ ایک سلسلہ ہے بڑی اہم خبروں کا۔ جو مضمون کل آپ نے سنا۔ وہ اپنے رنگ کا تھا۔ میں نے ہر ملک میں پریس کانفرنس میں بڑی وضاحت سے انہیں بتایا تھا کہ یہ ایک سلسلہ ہے پیشگوئیوں کا۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ وہ اس طرح بندھا ہوا ہے جیسے ایک زنجیر کی کڑیاں ہوتی ہیں اور اس سلسلہ کی ہر خبر جب بتائی گئی تو دنیا نے اسے ناممکن الوقوع سمجھا اور کہا۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ شخص کہاں کی باتیں کر رہا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔

جب یورپ کو کہا گیا کہ بعض مشرقی طاقتیں ابھرنے والی ہے جن کو تمہیں "ایک طاقت" کی حیثیت میں تسلیم کرنا پڑے گا۔ تو یورپ کے لوگ اپنی دولت طاقت اور سیاسی اقتدار کے گھمنڈ میں تھے انہوں نے کہا یہ کیا باتیں ہمیں بتا رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات پوری ہو گئی۔ میں ان لوگوں کو یہ کہتا تھا کہ اس سلسلہ کی بعض کڑیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اور بعض پوری ہونے والی ہیں اگر میں وہ باتیں تمہارے سامنے بیان کروں جو پوری ہو چکیں تو تم کہو گے۔ آج تم آگئے ہو ہمیں یہ بتانے کے لئے کہ جو اہم واقعات ہو چکے وہ پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوئے ہیں اور اگر میں اس سلسلہ کی ان کڑیوں کا ذکر تمہارے سامنے کروں کہ جو ابھی پوری ہونے والی ہیں تو چونکہ وہ بھی اسی طرح غیر ممکن ہیں جیسے پہلی تھیں۔ اس لئے تم کہو گے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے تم سمجھو گے کہ یہ ایک پاگل ہے جو ہمارے سامنے بیٹھا باتیں کر رہا ہے۔ لیکن میں کس زبان میں تمہیں بتاؤں کہ

ہلاکت تمہارے سروں پر کھڑی ہے

اگر تم بچنا چاہتے ہو تو اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور دنیا کے محسنِ اعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانو اور قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔ ورنہ تم تباہ ہو جاؤ گے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ

78

وہ اسلام کو غالب کرے گا

اور آسمان سے فرشتوں کو نازل کر کے وہ اسے غالب کر رہا ہے اس نے دلوں کے اندر ایک عجیب تحریک پیدا کر دی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی بڑی حیران کن تھی اور وہ بڑے عجیب رنگ میں پوری ہوئی ہے آپ نے فرمایا تھا کہ ان قوموں تک میرے دلائل پہنچیں یا نہ پہنچیں۔ آسمان سے فرشتوں کا نزول ہوگا اور الوہیت مسیح کے متعلق جو باطل باتیں اور عقائد ان لوگوں کے دلوں میں ہیں فرشتے انہیں نکال ... باہر پھینکیں گے۔ ان لوگوں کے دلوں میں حضرت مسیحؑ کی محبت جو شرک کی حد تک پہنچی ہوئی ہے باقی نہیں رہے گی اور تحفظات ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ کی کوشش کو جو اللہ تعالےٰ نے قبول کیا تو اس کا اظہار اس طرح بھی ہوا کہ ڈنمارک میں سٹیٹ چرچ ہے یعنی حکومت کا ہی مذہب ہے۔ حکومت ہی چرچ کا انتظام کرتی ہے۔ قانون ملکی یہ ہے کہ ہر بچہ جو وہاں پیدا ہوتا ہے وہ اس چرچ کا ممبر ہوتا ہے یعنی ابھی بچہ کو دنیا کی ہوا بھی نہیں لگتی لیکن اس کو چرچ کی ممبر شپ مل جاتی ہے۔ اس چرچ کی جو ایک بلیٹن شائع ہوئی اس میں بھی مسجد کے افتتاح کا ذکر ہے اور اس ذکر کو انہوں نے اس طرح شروع کیا ہے کہ ایک عیسائی سے ایک پادری پوچھتا ہے کہ آر یو اے مسلم وِد آؤٹ نوئنگ اِٹ

(Are yau a muslim with out Knowing it)

کیا تم ایک مسلمان ہو؟ اور تمہیں پتہ نہیں کہ تم مسلمان ہو۔ انہوں نے ایک نوٹ لکھا اور اس نوٹ میں یہ لکھا کہ

ڈنمارک کے عوام بالکل وہی عقائد رکھتے ہیں

جو مسلمانوں کے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ یہ لارڈ کہتے ہیں اور مسلمان اللہ کہتے ہیں۔ مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول اور خاتم النبیین یقین کرتے ہیں اور یہ حضرت مسیحؑ کو پرافٹ کہتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی فرق نہیں عقائد ان کے وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں۔ اب دیکھو۔ ان لوگوں کے دلوں میں اسلامی عقائد جیسے عقائد پیدا ہو جانا اور ان کے سٹیٹ چرچ کا اس بات کے اظہار پر مجبور ہو جانا کہ ان لوگوں کے دلوں میں یہ عقائد ہیں اور یہ مسلمانوں کے عقائد ہیں یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی کوششوں کی قبولیت پر بھی ایک دلیل بنتی ہے کیونکہ آج سے پہلے بھی وہ لکھ سکتے تھے لیکن جہاں

مسجد "نصرت جہاں"

کا افتتاح ہوا۔ ایسے خیالات اُبھرنے شروع ہو گئے اور سٹیٹ چرچ کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ڈنمارک کے عوام کے عقائد وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں۔ اس بلیٹن نے یہاں تک لکھا ہے۔ کہ ڈنمارک کے عوام اور مسلمانوں کے عقائد آپس میں اس طرح ملتے ہیں جیسے پانی کے دو قطرے ملتے ہیں [illegible]

Identical وہ اتنے آئی ڈنٹیکل Drops of water (ہیں
ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس اظہار میں ایک گھبراہٹ بھی پائی جاتی ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور اس میں شکست کا اعتراف بھی پایا جاتا ہے۔ انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب ہم اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

غرض

اللہ تعالیٰ نے "مسجد نصرت جہاں" کو بڑی اہمیت دیدی ہے

اور بڑی اہم ذمہ داریوں کی طرف آپ کو متوجہ کر رہا ہے۔ اور اس کا ایک عاجز بندہ (یعنی میں) آج آپ کو اس طرف توجہ دلا رہا ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان ذمہ داریوں میں سے سب سے پہلی ذمہ داری قرآن کریم کو سمجھنا قرآن کریم کو جاننا۔ قرآن کریم پر فکر اور تدبر کرنا۔ قرآن کریم نے جو ہدایتیں دی ہیں ان پر عمل کرنا۔ قرآن کریم نے جو معاشرہ پیدا کرنا چاہا ہے اس معاشرہ کو اپنے ماحول میں پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جتنی ذمہ داریاں قرآن کریم کے پڑھنے کے متعلق یا پڑھنے کے نتیجہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں ان سب کو ادا کرنا آپ کا فرض ہے۔ یہ چند روزہ زندگی ہے۔ بچے بسا اوقات گود میں ہی مر جاتے ہیں۔ بعض اچھے مضبوط اور صحت والے جوان کسی حادثہ کے نتیجہ میں یا کسی بیماری کی وجہ سے اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ ایک پل بھی بھروسہ نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال رہے۔ جب تک وہ حی و قیوم خدا ہماری زندگی کو بقا دینا چاہے اس وقت تک ہم زندہ رہ سکتے ہیں۔ اتنی بے اعتباری زندگی کی قربانی بھی کوئی قربانی ہے اگر ہم اس زندگی کی ہر خوشی کو، اگر ہم اس زندگی کی ہر مسرت کو، اگر ہم اس زندگی کے ہر آرام کو، اگر ہم دل کے ہر جذبہ کو، اگر ہم اپنے وقت کے ہر سیکنڈ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیں تو یہ بھی اتنی حقیر قربانی ہے کہ اس کی حقارت کا بھی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اور اس کے مقابلہ میں جو انعام اللہ تعالیٰ دینا چاہتا ہے وہ اتنا عظیم ہے۔ وہ اتنا شاندار ہے کہ اس کی عظمت اور شان کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ تو کیا قربانی ہے جو تم سے مانگی جا رہی ہے اور کتنے بڑے فضل اور احسان ہیں جن کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ آج یہ عہد کرو کہ ہم نے اسلام کے غلبہ کے لئے ہر اس قربانی کو دے دینا ہے خدا کی راہ میں جس کا وقت اور اسلام ہم سے مطالبہ کرے۔ اگر ہم آج یہ عہد کریں اور پھر اپنے عہدوں کو نباہیں تو میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ عظیم اسلامی فتوحات جن کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ عنقریب اللہ تعالیٰ عطا کرے گا اور دنیا حیرت میں پڑ جائے گی۔ کہ ایک غریب۔ ایک کمزور۔ ایک کم مایہ اور ایک چھوٹی سی جماعت ہے کتنی حقیر سی قربانیاں اپنے رب کے حضور پیش کی تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں کس طرح اس دنیا میں بھی اس کو اپنے فضلوں اور انعاموں سے نوازا ہے (جو اُس دنیا کے انعامات ہیں ان کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس وقت میں اس دنیا کے انعاموں کی بات کر رہا ہوں۔) اگر آج بحیثیت جماعت ان قربانیوں کو دینے کے لئے تیار ہو جائیں جن کا خدا آپ سے مطالبہ کر رہا ہے تو ہماری فتوحات کے دن یعنی اسلام کے غلبہ کے دن۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کے دن اور

ہمارے ربّ کی عظمت اور اس کی توحید

اور اس کے جلال کے قیام کے دن بڑے ہی قریب آ جائیں گے۔ ہماری اپنی غفلتیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہماری اپنی کوتاہیاں اور کمزوریاں ہمارے اور ہماری فتوحات اور اسلام کے غلبہ کے درمیان حائل ہیں غفلتوں کے ان پردوں کو اب چیرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور گر جاؤ اور اپنی قربانی اس کے حضور پیش کر دو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تم پر اور تمہاری نسلوں پر اس طرح نازل ہوں گی کہ تاریخ انسانی فخر کے ساتھ ان کو یاد رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق عطا کرے۔

خدا تعالیٰ کی رحمت آپ کے ہمیشہ شامل حال رہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۵ جنوری ۱۹۷۰ء بروز شنبہ بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔

محمد اسحاق
کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

درخواست دعا

بندہ ۲۰ سال سے کئی مہلک بیماریوں اور مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ تمام بہن بھائیوں سے گذارش ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور میرے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ وہ اپنے فضل اور رحم سے میری مدد فرمائے اور دین و دنیا میں ہر لحاظ سے کامیاب زندگی بخشے۔ آمین ثم آمین۔

ڈاکٹر عطاء الٰہی احمدی ہومیو پیتھ
۲/۱ کھنہ بلڈنگ چوک برف خانہ ریلوے روڈ ۔ لاہور

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے مفید ترین سرمہ
بیسیوں جڑی بوٹی کا سیاہ۔ نگ جوہر ناخنہ پانی بہنا بھمنی۔ خارش وغیرہ امراض چشم کا بہترین علاج
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور مجرب زود اثر سرمہ آنکھوں کی ہیشتر امراض، ککرے موتیا جالا، پھولا کے لئے مفید ہے۔ نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے۔
فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا۔ فی تولہ ۲/- روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے ۲۰/-
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

امانتِ تحریکِ جدید کی اہمیت

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کرسکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے، کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

ہمیں امید ہے کہ جملہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوب صورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سُرمہ نور رجسٹرڈ

79

اطبا ڈاکٹر، بڈھا امراء اور بڑی بی نرگس سیتول گوشہ دیدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ ۲ روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج مکمل کورس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال ازحد مفید ہے مکمل کورس ۱۸ روپے

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ۔ لاہور،

ہر قسم سامان بجلی تیار کرنے والی فرم

ایس ایس آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن

پلگ وِدپن مسالہ دلپورسلین ہینڈل شو وِدپن،

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سیالکوٹ

پیٹ میں سوراخ

کرکے جانوروں کے اپھارہ کا علاج کرنا جبکہ اکسیر اپھارہ سے منٹوں میں گیس خارج ہو جاتی ہے بڑی غلط بات ہے۔ اپنے علاقہ میں اکسیر اپھارہ کو متعارف کروا کر ثواب اور نفع کمائیں، غیر مفید ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت ہے۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۲۳ فی صدی کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (۱/۵۰) بذمہ کمپنی۔ نوٹ: علاوہ ازیں حیوانات کی ہر قسم کی امراض کی مجرب ادویات تیار کی جاتی ہیں۔

نسخہ جات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی

۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں، (منیجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں، (منیجر)

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا موزہ کلاتھ پردہ کلاتھ۔ سیٹ بستر۔ فرش دریاں۔ کھیس تولیے۔ جائے نماز۔ تھوک، اور پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ہوزری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر۔ امین پور بازار۔ لائل پور

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں، (منیجر)

مرکز سلسلہ کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں،

سالانہ چندہ: صرف دو روپے، (مینیجنگ ایڈیٹر)

تقریبِ شادی

مکرم راجہ رشید احمد صاحب بی اے ڈی پی ای۔ ابن ماسٹر محمد ذکاء اللہ خان صاحب بی اے کراچی کا نکاح عزیزہ انیسہ خانم صاحبہ بنت چوہدری کرامت اللہ صاحب آف جہلم سے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء کو قرار پایا اور اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مکرم راجہ رشید احمد چوہدری عبدالحکیم صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ ڈویژن جہلم کے پوتے اور عزیزہ انیسہ خانم صوبیدار مولوی عبدالمغنی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کی نواسی ہیں۔ یہ نکاح مولوی عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے مسجد احمدیہ جہلم میں پڑھا

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (خاکسار چوہدری فضل احمد سب انسپکٹر ٹیلی گراف ڈیلی فون ربوہ)

ولادت:- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نام بشیر احمد تجویز ہوا ہے نومولود مکرم محمد خان صاحب آف جہلم شریف کا پوتا میاں سراج الحق صاحب آف میرک کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے خادم دین ہو اور والدین کے لئے قرۃ العین۔ آمین (منور احمد ضیاء۔ پتوکی)

بہترین مال شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود کیٹی بازار ربوہ بارعایت دام

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۹ جنوری تا ۲۵ جنوری ۱۹۶۸ء

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت جلسہ سالانہ کے بعد انفلوئنزا کے شدید حملہ کے باعث بہت ناساز ہو گئی تھی۔ گزشتہ ہفتہ فلو کے اثر کے باعث حضور کی طبیعت ناساز رہی۔ کھانسی اور ضعف کے علاوہ حرارت بھی ہو جاتی رہی۔ اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے تاہم فلو کا اثر ابھی چل رہا ہے کسی کسی وقت ہلکی حرارت ہو جاتی ہے نیز کسی قدر ضعف کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ ۲۰ جنوری کو سندھ کے سفر پر روانہ ہونے والے تھے لیکن بعض حالات کی وجہ سے حضور نے اس سفر کا پروگرام منسوخ فرما دیا۔ لہٰذا احباب حضور کی خدمت میں ڈاک حسب سابق ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کریں۔

۳۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت عام طور پر دوران سر اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہتی ہے گزشتہ ہفتہ کے دوران آپ کو ضعف کا پھر شدید دورہ ہوا جس کی وجہ سے طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تھی اب ضعف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کمی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

۴۔ ۱۹ جنوری کو حضور علالت طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ امسال بھی جلسہ سالانہ غیر معمولی طور پر خدائی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا دروازہ کھولنے کا موجب بنا بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روح پرور تقاریر دور دراز ممالک اور پاکستان کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب کے لئے بے انتہا ازدیاد ایمان کا ذریعہ ثابت ہوئیں۔ اور ان کے اندر زندگی کی ایک نئی لہر دوڑانے کا موجب بنیں۔ محترم قاضی صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی احسان پر حقیقی شکر ادا کرنے کا طریق یہ ہے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے آپ کو ان نئی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بنائیں جو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ہمارے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔

۵۔ مبلغ اسلام مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ۲۷ جنوری ۱۹۶۸ء کو ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ لاہور ہوتے ہوئے بیرون پاکستان تشریف لے جائیں گے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو وہ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں اور خدمت اسلام کی انہیں پہلے سے بھی بڑھ کر توفیق ملے۔ آمین۔

۶۔ وقف جدید کی نئی کلاس کا اجراء مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۸ء سے ہو رہا ہے۔ ایسے دوست جو اپنی زندگی وقف جدید کے تحت وقف کرنا چاہتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا ضروری سامان لے کر تاریخ معینہ سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں انٹرویو کے لئے تشریف لے آویں۔ تاکہ انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں وقت پر کلاس میں شامل ہو سکیں۔

(مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید)

خدام ربوہ کا ماہانہ اجلاس

۲۷ جنوری ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب خدام ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہوگا۔ خدام بروقت مسجد میں پہنچ جائیں۔ (مہتمم مقامی)

سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۶۸ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱/۵/۶۸ تا ۳۰/۴/۷۱) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۱۵/۳/۶۸ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جائیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔ اس ضمن میں جماعتوں کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات سے متعلق قواعد و ضوابط طبع ہو چکے ہوئے ہیں اور اکثر جماعتوں نے حاصل بھی کر لئے ہیں۔ جن جن جماعتوں نے ابھی تک قواعد و ضوابط کی یہ کتاب حاصل نہیں کی وہ دفتر نظارت علیا سے ایک روپیہ پچیس پیسے قیمت پر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں مندرجہ قواعد انتخابات کی روشنی میں ہی جملہ عہدیداران جماعت احمدیہ کے انتخابات کروائے جائیں۔

ضروری وضاحت:۔ بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں جن عہدوں پر ۳۰/۴/۶۸ کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعادی تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔ انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں براہ راست آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔ جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہئے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۳۰/۴/۶۸ کو ختم ہو رہی ہے جملہ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہ اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ صدر و نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔

مرزا عزیز احمد
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ضروری — اعلان

دربارہ

طباعت بشارات رحمانیہ جلد اوّل

احباب کرام کے پیہم اور متواتر تقاضوں کے پیش نظر معرکۃ الآراء تالیف بشارات رحمانیہ جلد اوّل مطبوعہ ۱۹۳۹ء بر موقع خلافت جوبلی دوبارہ شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے،

جن احباب کرام کے رؤیا و کشوف و الہامات در بارہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور در بارہ حضرت خلیفہ اوّل اور حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہما شائع ہو چکے ہیں وہ دوبارہ شائع ہوں گے مگر جن احباب کے اب تک رؤیا و کشوف و الہامات شائع نہیں ہوئے وہ براہ مہربانی جلد از جلد خوکہ بعذاب حلف کہ لکھ کر بھجوا دیں۔ بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے علو مرتبت اور خلافت حقہ کے بارے میں تو ضرور لکھ کر بھجوائیں تاکہ یہ ایمان افروز مجموعہ مکمل رنگ میں شائع ہو۔ ہر مضمون نگار اگر اپنا فوٹو بھی چھپوانا چاہیں تو پاسپورٹ سائز فوٹو بھی ساتھ ہی بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

المعلن: عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل مؤلف بشارات رحمانیہ بربان ہدایت وغیرہ رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازیخان

درخواست دعا

میرے ماموں میاں عبدالرحیم صاحب صراف جڑانوالہ مختلف عوارض سے بیمار ہیں ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالستار کلرک فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴